ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز
Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۴۱ ☆ ۳/اپریل تا ۹/اپریل ۲۰۲۳ء بمطابق ۱۲/رمضان المبارک تا ۱۸/رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

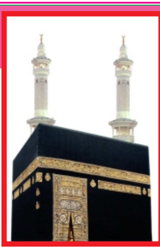

دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا

(سورۂ نساء: آیت نمبر ۳-۴)

حدیث نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، اگر کسی نے الم کہا تو الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

(سنن الترمذی)

زلزلہ زدہ ملک سیریا کے مسلمان کو افطار و سحری کیلئے سامان نہیں: حضرت سید معین میاں

رضا اکیڈمی و آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء نے ایک بار پھر ریلیف کا کام زوروں پر شروع کیا: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: سیریا کے جرابوس علاقے سے دل کو جھنجھوڑ کر رکھ دینے والی خبر اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری صاحب بانی رضا اکیڈمی کو موصول ہوئی کہ زلزلہ زدہ ملک سیریا کے ٹینٹ میں رہنے والوں میں سے ایک شخص کا فون آیا اور اس نے ماہ رمضان کے حالات نہایت ہی دردناک انداز میں بیان کیا جسے سن کر دل دھل گیا یاد رہے کہ آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء و رضا اکیڈمی کا ایک وفد معین المشائخ حضرت معین میاں صاحب قبلہ کی سرپرستی و قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب کی قیادت میں پچھلے مہینے ہی ترکی و سیریا کے متاثرین کی امداد کیلئے گیا تھا جہاں کئی دنوں تک زلزلہ سے متاثرہ مختلف علاقوں میں گشت کر کے خورد و نوش کی اشیاء و دیگر ضرورت کی چیزوں کو تقسیم کیا تھا جس پر ترکی و شام کے متاثرین بھائیوں نے بڑی خوشی کا اظہار تھا

آج قائد ملت الحاج محمد سعید نوری نے سیریا سے آئے ہوئے فون کال کے حوالے سے بتایا کہ متاثرہ شخص نے جس انداز میں مدد کیلئے آواز دی ہے وہ بہت ہی دردناک ہے اس نے بتایا کہ کائی لوگ سحری میں صرف پانی پر اکتفا کر کے روزہ رکھ رہے ہیں اور افطار بھی پانی پی کر ہی کر رہے ہیں بلکہ اس نے تو یہ بھی کہا کہ بہت سارے افراد کو تو پانی تک بھی میسر نہیں ہے نوری صاحب نے کہا کہ متاثرہ افراد رو رو کر التجا کر رہے ہیں ہے کہ آپ ہندی بھائی ایک بار پھر اس مقدس مہینے میں ہماری مدد کیلئے آگے آئیں تا کہ ہم لوگ کچھ کھا پی کر روزہ تو رکھ سکیں فون پر رقت انگیز گفتگو سننے کے بعد فوراً ہی شہزادہ مخدوم سمناں صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء حضرت معین المشائخ صاحب سے رابطہ کیا اور سیریا کی صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے فوری طور پر وہاں امداد بھیجنے کے لئے مشورہ کیا

حضرت معین میاں صاحب نے بھی وہاں کے حالات پر آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ سیریا میں ریلیف کا کام فوری طور پر شروع کیا جائے تاخیر بالکل نہ ہو حضرت معین میاں صاحب نے فرمایا کہ ہم یہاں ہر قسم کے انواع و اقسام سے اپنے دستر خوان کو سجا رہے ہیں لیکن افسوس ہمارے شامی بھائی پانی کو ترس رہے ہیں سجادہ نشین آستانہ عالیہ مخدوم پاک کچھوچھہ شریف حضرت معین میاں صاحب نے فیصلہ فرماتے ہوئے کام بھی سیریا میں شروع کر دیا ہے تا کہ ماہ رمضان میں اپنے شامی بھائیوں کو کچھ حد تک راحت حاصل ہو

اس موقع پر عوام و خواص بالخصوص اہل ثروت حضرات سے اپیل کی ہے کہ آپ اپنے زکوٰۃ و صدقات فطرہ و عطیات میں سے جو ہو سکے ترکی و سیریا کے متاثرین بھائیوں کے نام پر دل کھول کر امداد کریں

انسانیت کی خاطر سیریا سے پابندی ختم کی جائے

سنی جمعیۃ العلماء اور رضا اکیڈمی کا اقوام متحدہ سے مطالبہ

ممبئی: ۲۷/مارچ ۲۰۲۳ء آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کے صدر حضرت مولانا سید معین الدین اشرف اور رضا اکیڈمی کے جنرل سیکریٹری الحاج محمد سعید نوری نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری اینٹونیو گوٹریس کو ایک مکتوب ای میل کر کے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ماہِ رمضان میں شام (سیریا) پر سے پابندی ختم کرے۔ یاد رہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی تب سے شام شدید مشکلات کا شکار ہے اور پھر زلزلہ نے تمام عوام کی مشکلات اور بڑھا دی ہے تمامی عوام عالمی طاقتوں کی طرف سے لگائی گئی پابندیوں کی وجہ سے سخت مشکلات میں مبتلا ہیں۔ جنگ زدہ شامی حکومت بھی مشکل دور سے خود ہی گزر رہی ہے ایسے میں وہ اپنی عوام کی کیسے مدد کرے گی لہٰذا آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کے صدر معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرف معین میاں اور رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری نے اقوام متحد سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ رمضان المبارک اسلام کا مقدس مہینہ ہے اس مہینے میں پوری دنیا کے مسلمان زکوٰۃ، صدقہ، خیرات کے ذریعہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں اگر اسی طرح سیریا پر پابندی جاری رہے گی تو شامی عوام اس سے بھی محروم رہے گی۔ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ماہ رمضان میں شام کے لوگوں پر کھانے، پینے کی اشیا اور دیگر ضروریات زندگی کے سامانوں پر سے پابندی ختم کی جائے کہ جو لوگ ان کی مدد کرتے ہیں وہ دل کھول کر ان کی مدد کر سکیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ عالمی برادری ہماری درخواست کو ضرور قبول کرے گی اور ماہِ رمضان میں پابندی ختم کرنے کا فوری طور پر اعلان کرے گی

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور رسولِ کریم ﷺ کا تجارتی معاہدہ

ڈاکٹر مشاہد رضوی مالیگاؤں

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عرب کی ایک مشہور و معروف، مال دار، نہایت نیک، پاک باز اور شریف تاجر خاتون تھیں۔ جن کی شرافت کو دیکھ کر لوگ اُن کو "طاہرہ" یعنی "پاک باز" کے نام سے یاد کرتے تھے۔ وہ اپنا مال و اسباب تاجروں کو دیا کرتی تھیں۔ تجارت پیشہ حضرات جب اُن کا مال فرخت کر دیا کرتے تھے تو وہ انھیں اپنے منافع میں شامل کرتی تھیں۔ اس زمانے میں قبیلۂ قریش کے لوگ بڑے مانے ہوئے تاجر سمجھے جاتے تھے۔ خصوصاً رسولِ کریم ﷺ کو اُن کی امانت داری اور سچائی کی وجہ سے لوگ "امین" اور "صادق" کے خطاب سے یاد کرتے تھے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جب رسولِ کریم ﷺ کے اخلاق و عادات اور شرافت و دیانت کا پتا چلا تو وہ آپ ﷺ سے بہت ہی زیادہ متاثر ہوئیں اور انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ پیغام بھیجا کہ اگر آپ میرا مال لے کر تجارت کے لیے ملک شام تشریف لے جائیں تو مَیں جتنا حصہ دوسروں کو دیتی ہوں آپ کو اُن سے دُگنا دوں گی۔ اس سفر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسولِ کونین ﷺ کے ساتھ اپنے ایک غلام میسرہ کو بھیجنے کی پیش کش بھی کی۔

نبی کریم ﷺ بھی اِس نیک تاجر خاتون کی عادات و اطوار سے واقف تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اِس پیغام کو قبول فرمالیا۔ چند روز بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مالِ تجارت اور میسرہ کو ساتھ لے کر نبی کریم ﷺ ملکِ شام کے سفر پر روانہ ہوئے۔ شام میں نبی کریم ﷺ نے ایک جگہ پر قیام فرمایا۔ وہاں عیسائیوں کی ایک عبادت گاہ تھی جس کے قریب ہی ایک درخت بھی تھا۔ پیارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ اُس درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ گرجا گھر میں ایک راہب تھا جب اُس نے نبی کریم ﷺ کے مبارک اور روشن چہرے کو دیکھا تو بہت متاثر ہوا۔ اُس نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ سے پوچھا: "اُس درخت کے نیچے بیٹھا ہوا آدمی کون ہے؟" اُس نے جواب دیا: "یہ ایک قریشی نوجوان ہے جو مکہ میں رہتا ہے۔" اُس راہب نے کہا: "میرا بڑا طویل تجربہ ہے۔ جس درخت کے نیچے تمہارا یہ ہم سفر ساتھی بیٹھا ہوا ہے اُس کے نیچے آج تک نبی کے بغیر کوئی نہیں بیٹھ سکا۔" پھر چند ہی روز میں نبی کریم ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے جو تجارتی ساز و سامان وغیرہ اپنے ساتھ لائے تھے اُسے اچھے داموں میں فروخت کیا اور جو کچھ خریدنا چاہتے تھے وہ سب خریدا اور پھر مکۂ مکرمہ کے لیے واپس روانہ ہوئے۔

کتابوں میں آتا ہے کہ میسرہ کا بیان ہے جب دوپہر کے وقت شدید گرمی ہوتی تو دو فرشتے آتے اور نبی کریم ﷺ پر سایا کرتے اور آپ اپنے اونٹ پر سوار اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہوتے۔ جیسے جیسے آپ آگے بڑھتے جاتے سایا بھی ساتھ ساتھ چلتا۔ شام سے واپس ہو کر جب نبی کریم ﷺ کی سواری مکۂ مکرمہ میں داخل ہوئی تو دوپہر کا وقت تھا، اُس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے بالا خانے میں بیٹھی ہوئی تھیں ان کی نظر نبی کریم ﷺ پر پڑی تو دیکھا کہ دو فرشتے آپ پر سایا کیے ہوئے ہیں۔

جب نبی کریم ﷺ مکۂ مکرمہ واپس تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو وہ مال پیش کیا تو اُس کا منافع عام حالات سے بڑھ کر کئی گنا یا اُس کے قریب تر تھا۔ اسی طرح میسرہ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو شام کے راہب اور دو فرشتوں کا سایا کرنے والے واقعات سنائے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی امانت و شرافت، عام حالات سے بڑھ کر منافع اور دیانت داری دیکھ کر بہت زیادہ متاثر ہوئیں۔

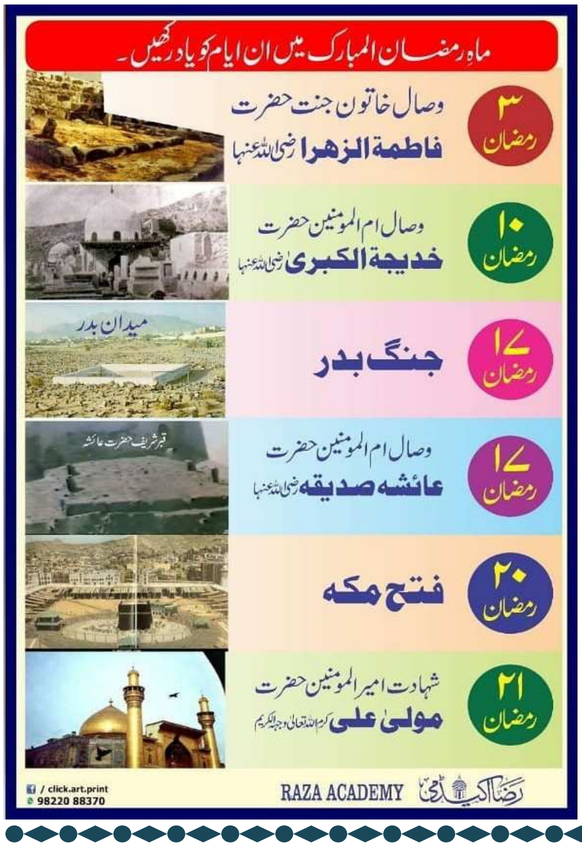

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کچھ دلچسپ واقعات

ڈاکٹر مشاہد رضوی مالیگاؤں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اور میرے درمیان کچھ بات ہو گئی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'تم ہمارے درمیان کس کو حکم بناؤ گی کیا عمر (رضی اللہ عنہ) ٹھیک ہیں؟" فرماتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ: "مَیں نے کہا عمر (رضی اللہ عنہ) نہیں، کیوں کہ وہ سخت آدمی ہیں۔" تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کیا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) پر راضی ہو کہ وہ فیصلہ کریں؟" مَیں نے عرض کیا: 'ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ٹھیک ہیں۔" نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: "عائشہ ایسی ایسی بات کہتی ہے اور معاملہ کچھ اس طرح ہے۔" حضرت عائشہ روایت فرماتی ہیں کہ: "مَیں نے نبی کریم ﷺ سے یہ کہہ دیا کہ 'آپ اللہ سے ڈریں اور صرف حق بات کہیں۔' فرماتی ہیں کہ: "حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری ناک پر ہاتھ مارا جس سے میری ناک لہولہان ہو گئی اور فرمایا تیرے ماں باپ نہ رہیں تو نبی مکرم ﷺ کو کہتی ہے کہ حق بات کہیں اور اللہ سے ڈریں! آپ ﷺ جو فرما رہے ہیں کیا وہ حق نہیں ہے؟" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "میری ناک کے نتھنے ایسے ہو گئے جیسے مشکیزے کا نچلا حصہ ہوتا ہے۔"

نبی کریم رحمتِ عالم ﷺ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو تو فرمایا: "اے ابوبکر! ہم نے تو تمہیں اس لیے نہیں بلایا تھا۔" حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "گھر میں کھجور کی ایک سوکھی ٹہنی پڑی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ اٹھائی اور مجھے ضرب لگانا شروع کر دی، مَیں بھاگ کر نبی کریم ﷺ کی کمر سے لپٹ گئی۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے تمہیں ابوبکر! جواَب تم نے مارا تو، ہم نے تمہیں اس لیے تو نہیں بلایا تھا۔" پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے دور جا کر کھڑی ہو گئیں، آپ ﷺ نے فرمایا میرے قریب آ جاؤ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا ابھی تھوڑی دیر پہلے تو بڑے زور سے میری کمر سے لپٹی تھیں؟" ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ نبیِ مکرم ﷺ کے جو بھی واقعات اور معمولات پیش آئے دراصل وہ امت کے لیے ایک سبق ہیں کہ ہم اُن حکایات سے زندگی گذارنے کے صحیح طریقے اور آداب سیکھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک حبشی عورت کا کھیل دیکھنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ہم نے اچانک ایک شور و غل سنا، اور ہمیں بچوں کی آوازیں سنائی دیں۔ جب نبی کریم ﷺ نے اٹھ کر دیکھا تو ایک حبشی عورت بچوں کو عجیب و غریب قسم کے کھیل دکھا رہی تھی اور ساتھ میں ناچ رہی تھی۔ بچّے اور دوسرے لوگ اس کے گرد جمع تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے عائشہ! ادھر آؤ اور دیکھو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

بقیہ صفحہ ۴ پر

مقامِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ مولانا محمد اشتیاق احمد فیضی

یہ حقیقت روز روشن کی طرح آشکار ہے کہ جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے آقائے دو جہاں خاتم پیغمبراں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام انبیاء کرام میں سب سے افضل و اعلیٰ بنا کر مبعوث فرمایا اسی طرح قطب الاقطاب، والقطب الربانی، والفرد الجامع الصمدانی سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کو تمام اولیاء کاملین میں سب سے عظیم رتبہ عطاء فرمایا ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے کچھ ایسے فضائل وکمالات عطاء فرمائے ہیں کہ صحابہ اور تابعین کے بعد متقدمین اور متاخرین اولیاء میں سے کسی کو بھی ایسے فضائل نہیں ملے، گویا کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ اولیاء کرام کی ایک لمبی قطار میں منفرد المثال اور جامع الصفات حیثیت کے مالک ہیں، چونکہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تمام عظمت و بزرگی کا مدار تقویٰ ہے، جس قدر تقویٰ کا زینہ اونچا ہوتا ہے اسی قدر بندۂ مومن کمال حاصل کرتا ہے اور اسی قدر رب تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کے درجات کو بلند فرماتا ہے جیسا کہ پروردگار عالم نے خود ارشاد فرمایا **انّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم** اس تناظر میں اگر سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علمِ ظاہری کی تحصیل کے بعد ہی آپ علمِ باطن میں کمال حاصل کرنے کیلئے ریاضت ومجاہدہ کی پُرخار وادی میں قدم رنجہ ہوکر توکل کی راہ پر گامزن ہوگئے اور ترکِ ذات اور تزکیۂ نفس میں اس قدر جہد مسلسل فرمایا کہ مجاہدہ کی دنیا میں بھی ممتاز نظر آنے لگے یہاں تک کہ آپ کے معاصرین میں چوٹی کے مشائخ وصوفیاء بھی شدت ریاضت میں آپ کی برابری کرنے سے قاصر تھے چنانچہ اپنے مجاہدہ کے سلسلے میں آپ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ

بے مثال مجاہدہ:۔ میں جس قدر مشقتیں برداشت کرتا تھا اگر وہ کسی پہاڑ پر ڈال دی جائیں تو وہ پہاڑ بھی پارہ پارہ ہوجائے اور جب وہ مشقتیں میری قوت برداشت سے باہر ہوجاتیں تو میں زمین پر لیٹ کر کہتا ''**فان مع العسر یسرا اان مع العسر یسرا**'' (بیشک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے، ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے) یہ کہہ کر اپنے آپ کو زمین سے اٹھالیتا تو میری کیفیت بدلی ہوئی ہوتی اور مجھے سکون مل جاتا غرضیکہ میرے مجاہدات کی راہ میں سخت سے سخت چیز بھی حائل ہوتیں جس سے میں دہشت زدہ ہوجاتا اس طرح شب وروز میرے اوپر گزرتے اور میں چیخ مار کر منھ کے بل گر پڑتا یہاں تک کہ لوگ مجھکو دیوانہ اور مریض سمجھ کر شفا خانوں میں پہونچادیتے کبھی میری یہ حالت ہوجاتی جیسے کہ مردہ ہوگیا ہوں اور نہلانے والے مجھے غسل دینے آگئے ہیں لیکن پھر یہ کیفیت بھی مجھ سے دور کردی جاتی۔ (قلائدالجواہر)

اس کے علاوہ متعدد واقعات ایسے ہیں کہ جسے سننے کے بعد انسان یہ کہہ کر انکار کر سکتا ہے کہ یہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں، جیسے کہ پچیس سال تک ریاضت ومجاہدات میں درختوں کے پتے کھا کر زندگی گزارنا یہ وہ حقیقت ہے جسے ایک انسانی عقل تسلیم نہیں کر پارتی مگر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پائے ثبات کو جنبش تک نہ آئی اور ریاضت ومجاہدہ میں ہر سختی پر ثابت قدم رہے، اولیاء کاملین کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو جس قدر ریاضت و مجاہدہ کی مشقتوں کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے برداشت کیا ہے اس کا ثبوت دیگر اولیاء کاملین کی تاریخ میں نہیں ملتا، یہ تو سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کہانی اپنی زبانی تھی اب آیئے آپ کے مجاہد اور ریاضت کی ہولناک داستان پر بہت ہی مختصر ایک طائرانہ نظر ڈال کر اپنے کردار اور عمل کا محاسبہ کریں۔

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز:۔ خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ریاضت کے متعلق ایک واقعہ اس طرح نقل کرتے ہیں کہ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے میں نے فجر کی نماز ادا کی اور پندرہ سال تک یہ حال رہا کہ نماز عشاء کے بعد قرآن شریف اس طرح شروع کرتا کہ ایک پاؤں پر کھڑا ہوجاتا اور ایک ہاتھ سے دیوار کی میخ پکڑ لیتا تمام شب اسی حالت میں رہتا یہاں تک کہ صبح تک قرآن شریف ختم کر دیتا، بسا اوقات چالیس دن تک ایسا ہوا کہ نہ کھانے کو کچھ ملا نہ سونے کی نوبت آئی۔ (اخبار الاخیار)

یہ ایسا کمال ہے کہ جس کا حصول اللہ عزوجل کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ شعر:

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مقام فقاہت:۔ ایک مرتبہ فقہاء بغداد میں سے سو فقیہ جو فقاہت میں سب سے اعلیٰ اور نہایت ذہین تھے اس بات پر متفق ہوئے کہ انواع علوم سے سو مختلف مسئلے سرکار غوث العظم سے پوچھیں اور ہر فقیہ اپنا جدا مسئلہ پیش کرے تاکہ وہ جواب نہ دے سکیں اس مشورہ کے بعد سو مسئلے الگ الگ چھانٹ کر بارگاہ غوثیت میں آئے حضرت شیخ مفرج فرماتے ہیں کہ میں اس وقت مجلس میں موجود تھا جب وہ فقہاء آکر بیٹھ گئے تو سرکار غوث العظم نے سر مبارک جھکایا اور سینہ انور سے نور کی ایک بجلی چمکی جو کسی کو نظر نہ آئی یہ بجلی ان سب فقیہوں کے سینے پر گزر گئی جس کے سینہ میں گزرتی وہ حیرت زدہ ہو کر تڑپنے لگتا پھر وہ سب فقہاء ایک ساتھ چلانے لگے اور کپڑے پھاڑ ڈالے اور ننگے سر ہو کر ممبر اقدس پر گئے اور اپنے سر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں پر رکھ دیئے، تمام مجلس سے ایک شور اٹھا جس سے میں سمجھا کہ بغداد ہل گیا ہے سرکار غوث اعظم ایک ایک کر کے ان فقیہوں کو سینہ مبارک سے لگاتے اور فرماتے تیرا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے یوں ہی ان سب کے مسائل اور ان کے جوابات ارشاد فرماتے، راوی کہتے ہیں کہ جب مجلس مبارک ختم ہوگئی تو میں ان فقیہوں کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ یہ تمھارا کیا حال ہوگیا؟ وہ بولے جب ہم وہاں بیٹھے جتنا آتا تھا دفعتاً سب ہم سے گم ہوگیا اور ایسا مٹ گیا جیسے کہ ہمارے پاس سے ہو کر نہ گزرا تھا جب سرکار غوث اعظم نے ہمیں سینہ مبارک سے لگایا تو ہم میں سے ہر ایک کے پاس اسکا چھنا ہوا علم پلٹ آیا ہمیں تو وہ مسئلے بھی یاد نہ رہے تھے جو حضور کیلئے تیار کر کے لے گئے تھے حضور نے وہ مسائل بھی ہمیں یاد دلا دیئے اور ان کے وہ جواب ارشاد فرمائے جو ہمارے خیال میں بھی نہ تھے (شرح حدائق بخشش)

مقام علم:۔ آپ کے اندر چونکہ عہد طالب علمی میں انتہائی درجے کا شوق تھا جان توڑ کر کوشش تو تھی ہی بزرگوں کی دعائیں اور ان کی روحانیت بھی آپ کے ساتھ تھی اسلئے آپ نے علم کے جس میدان میں قدم رکھا اس کے شہسوار بن کے نکلے اور جس فن کے سمندر میں غوطہ زن ہوئے اس کی آبدار موتیاں نکال کر دامن مراد کو بھر لیا حتی کہ آسمان علم وفضل پر بدر منیر بن کر چمکے اور جب مسند تدریس پر جلوہ فگن ہوئے تو آپ کی تدریسی مہارت اور خوبیوں کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجنے لگا بعض روایتوں کے مطابق ۱۳ علوم وفنون پر آپ کو مکمل دسترس اور ملکہ حاصل تھا جس فن میں گفتگو فرماتے اس میں آپ کے موجد فن ہونے کا دھوکہ ہوتا اور ماہرین فن دنگ ہو کر رہ جاتے چنانچہ علامہ ابن جوزی جو آپ کے معاصرین میں فن حدیث وتفسیر میں امام زمانہ اور آپ کے منکرین ومخالفین میں سے ایک تھے آپ یک علمی تبحر اور وسعت معلومات کو دیکھکر آپ کی عظمت کے معترف ہوئے اور مخالفت سے توبہ کی واقعہ کی قدر تفصیل اس طرح ہے۔

علامہ ابن جوزی کا اعتراف:۔ شیخ حافظ ابوالعباس بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں اور علامہ جمال الدین ابن جوزی حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قاری ایک آیت کی تلاوت کر رہا تھا اور حضرت شیخ اس کی تفسیر بیان فرماتے تھے چنانچہ جب میں علامہ ابن جوزی سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس توضیح کا علم ہے؟ تو انھوں نے اثبات میں جواب دیا پھر حضرت شیخ نے دوسری توجیہ بیان فرمائی میں نے پھر علامہ ابن جوزی سے سوال کیا تو انھوں نے پھر اثبات میں جواب دیا اس طرح حضرت شیخ نے دس توجیہات بیان فرمائیں اور ہر توجیہ پر علامہ ابن جوزی نے کہا کہ اس کا تو مجھے بھی علم ہے لیکن جب اس کے بعد حضرت شیخ نے مزید توجیہات بیان فرمائین تو علامہ ابن جوزی نے کہا کہ ان کا مجھے علم نہیں ہے حتیٰ کہ حضرت شیخ نے چالس توجیہات بیان فرمائیں اور ہر توضیح کے ساتھ اس کے راوی کا نام بھی بیان کرتے گئے کہ فلاں نے یہ کہا اور فلاں نے یہ کہا لیکن ابن جوزی مسلسل یہی کہتے رہے کہ ان توجیہات کا مجھے علم نہیں تھا اور انھوں نے حضرت شیخ کی وسعت علم پر بے حد تعجب کا اظہار کیا پھر تمام توجیہات بیان کرنے کے بعد حضرت شیخ نے فرمایا کہ اب ہم قال سے حال کی طرف رجوع کرتے ہیں یہ کہہ کر جب آپنے فرمایا "**لا الہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ**" تو لوگوں میں شدید اضطراب پیدا ہوگیا اور علامہ ابن جوزی نے تو اپنے کپڑے پھاڑ لئے (قلائدالجوہر)

یہ ہے سرگار غوث اعظم رضی الہ تعالیٰ عنہ کا شان علم کہ علامہ ابن جوزی جیسے جلیل القدر امام جنھیں بیک وقت کتی علوم پر عبور حاصل تھا اور جن کی وسعت علم وجلالت شان کا جھنڈا فضل وکمال کی چوٹیوں پر لہرا رہا تھا وہ بھی جب آپ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں تو کائنات علم میں آپ کی شہنشاہی کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

حضرت شیخ عبداللہ حبانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ کا ایک شاگرد عمر حلاوی بغداد سے باہر چلا گیا اور جب چند سال غائب رہ کر بغداد واپس آیا تو میں نے پوچھا کہ تم کہاں غائب ہوگئے تے اس نے کہا کہ میں مصر وشام اور بلاد مغرب میں گھومتا پھر جہاں میں نے تین سو مشائخ کرام سے ملاقات کی لیکن ان میں سے ایک بھی ایسا نہ ملا جو علم وفضل میں حضرت شیخ کا ہم پلہ ہو اور سب کو یہی کہتے سنا کہ حضرت موصوف ہمارے شیخ و پیشوا ہیں:۔ مذکورہ واقعات سے سرکار غوث العظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تبحر اعلمی کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے جن سے یہ بھی واضح ہوجاتی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ صرف یہ کہ خود علم فن کے دبستان محض تھے بلکہ تدریسی مہارت اور مادۂ تفہیم اتنا اچھوتا تھا کہ جو فن بھی پڑھاتے طلبہ میں اس فن کا مذاق پیدا فرمادیتے اور فن پر مکمل عبور حاصل کرا کے طلبہ کو اس فن میں درجہ امامت تک پہونچا دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ جس نے بھی آپ کی علمی وروحانی درسگاہ میں ایک مرتبہ بھی حاضری کا شرف حاصل کرلیا وہ زندگی بھر آپ کے فضل وکمال کا معترف ہی رہا اور گویا زبان حال سے یہی کہتا رہا۔

آفاقہا گردیدہ ام۔۔۔مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام۔۔۔لیکن تو چیزے دیگری

ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 41
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/روپیے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے

ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

سالانہ فیس 200 روپے

پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
اداریہ

درود وسلام کی بہاریں

قال اللہ تبارک وتعالیٰ.... إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا..(القرآن) ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو" (الاحزاب..آیت:۵۶)

حضور اکرم شاہِ بنی آدم رسولِ محتشم شہنشاہِ اُمم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ مبارکہ....

(۱)..." جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے" (صحیح مسلم ص ۲۱۶، حدیث ۴۰۸)

(۲)..." بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے" (ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث: ۴۸۴)

(۳)..." جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے" (ترمذی جلد ۲ ص ۲۸ حدیث: ۴۸۴)

(۴)..."مسلمان جب تک مجھ پر درود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ" (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۹۰ حدیث: ۹۰۷)

(۵)...نماز کے بعد حمد وثناء و درود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: " دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سوال کر دیا جائے..." (نسائی ص ۲۲۰ حدیث: ۱۲۵۱)

(۶)... جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے عرض کی کہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے.." اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک سلام بھیجے، میں اس پر دس سلام بھیجوں..؟" (نسائی ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۲)

(۷)..." جس نے دن رات مجھ پر شوق ومحبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور رات کے گناہ بخش دے" (معجم کبیر جلد ۱۸ ص ۳۶۲ حدیث: ۹۲۸)

(۸)..." مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے" (ابنِ عساکر ج ۶۱ ص ۳۸۱)

(۹)..." جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے اللہ عزوجل اُس کیلئے ایک قِراط اجر لکھتا ہے اور قِراط احد پہاڑ جتنا ہے" (مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۳۹ حدیث ۱۵۳)

(۱۰)..." تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے" (معجم کبیر ج ۳ ص ۸۲ حدیث: ۲۷۲۹)

(۱۱)..." بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر احسن (یعنی بہترین الفاظ میں) درودِ پاک پڑھو" (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۴۰ حدیث: ۳۱۱۶)

(۱۲)...فرمانِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے: " نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبی علیہ السلام پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے" (تاریخِ بغداد ج ۷ ص ۱۷۲)

(۱۳)...فرمانِ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے: " بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر درودِ پاک نہ پڑھ لو" (ترمذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث: ۴۸۶)

سبحان اللہ درود شریف پڑھنے والے کتنے خوش نصیب اور ڈھیروں رحمتوں برکتوں اور ثواب ومغفرت کے حقدار ہیں لہٰذا نیت کیجیے آج بھی اور ہمیشہ کم از کم ۳۱۳ بار روزانہ درود وسلام پڑھنے کا معمول بنا لیجیے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں سچی لگن ومحبت کے ساتھ اپنے آقا مکّی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر خوب خوب درود وسلام بھیجنے کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین بجاہ النبی الکریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم۔

باادب بکری

محبوبہ محبوب خدا حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمارے گھر میں ایک بکری تھی جو ہر وقت اچھلتی کودتی رہتی تھی لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لاتے تو بکری اچھلنا کودنا بند کر دیتی اور تعظیم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر آرام سے بیٹھ جاتی تھی۔ (تعظیم مصطفیٰ، ص ۲۱۰)

تراویح سستی دور کرنے کا اور چستی لانے کا ذریعہ ہے

چوں کے رمضان میں شام کے وقت اور کھانا کھانے کے بعد خاص طور سے سستی آجاتی ہے۔ اس لیے نماز تراویح دیگر نمازوں کے فوائد کے ساتھ ساتھ اس سستی کو دور کرنے کا خاص ذریعہ ہے۔ یوں بھی "تراویح" "ترویحہ" کی جمع ہے اور اس کا معنیٰ آرام دینا ہوتا ہے۔ ہر چار رکعت کے بعد بیٹھ کر جو تسبیح تراویح کا ورد کرتے ہیں، اسی وقفے کو ترویحہ کیا جاتا ہے۔ اس نام سے بھی نماز تراویح کی اثر آفرینی عیاں ہوتی ہے۔

ہم رمضان المبارک کیسے گذاریں؟

از: (مولانا) محمد شمیم احمد نوری مصباحی

اللہ جل شانہ نے انسان کو اس دنیا میں اپنی بندگی کے لئے بھیجا ہے، یہ انسان یہاں چندروز کا مہمان ہے، اپنی مہلت اور مدت مکمل ہونے کے بعد اگلے سفر پر روانہ ہوگا۔

خوش نصیب ہے وہ انسان جو یاد الٰہی میں اپنا وقت گزارے، جو اللہ رب العزت کی رضا جوئی کے لئے ہر لمحہ بے قرار رہے، جس کا ہر عمل سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہو، جس کا ہر کام شریعت مطہرہ کے مطابق ہو، ایسا انسان فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا کے بمصداق دنیا میں بھی کامیاب اور آخرت میں بھی کامیاب و کامران ہوگا۔

یقیناً رمضان المبارک بڑی برکتوں اور فضیلتوں کا مہینہ ہے۔اس مہینہ میں اللہ رب العزت کی طرف سے انسانوں کو خصوصی سہولیات ملتی ہیں اور اس کے خصوصی انعام دنیائے انسانیت پر ہوتے ہیں۔اس ماہ مبارک کے فیضان کے کیا کہنے، اس کی تو ہر گھڑی رحمت بھری ہے، اس مبارک مہینے میں اجر و ثواب بہت ہی بڑھ جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے، بلکہ اس مہینے میں تو روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں شمار کیا جاتا ہے، عرش کے فرشتے روزہ داروں کی دعا پر آمین کہتے ہیں، اور ایک حدیث پاک کے مطابق "رمضان کے روزہ دار کے لیے دریا کی مچھلیاں افطار تک دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں" اس ماہ میں اللہ کی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔آسمانوں کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں اور ان سے انوار و برکات اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، اس ماہ مبارک میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔اس ماہ کے آخری عشرے کا اعتکاف مسنون ہے۔

قرآن واحادیث میں تو رمضان المبارک کے فضائل اتنی کثرت سے آئے ہیں کہ اگر ان سب کو رقم کر دیا جائے تو ایک مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔رمضان المبارک کے فضائل سے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں حاضرین سے فرمایا کہ تم لوگ منبر کے قریب آجاؤ۔ جب لوگ قریب آ گئے تو آپ منبر پر چڑھے۔ جب پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: "آمین" ۔اس کے بعد دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا کہ "آمین" ۔اس کے بعد تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو بھی فرمایا "آمین" ۔جب آپ منبر سے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آج ہم نے آپ سے ایک ایسی بات سنی جو کبھی نہیں سنی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے جبرئیل (علیہ السلام) آگئے اور انھوں نے کہا کہ برباد ہوجائے وہ شخص جس کو رمضان المبارک کا مہینہ ملا، لیکن وہ اپنی بخشش نہ کروا سکا، تو میں نے کہا آمین۔ یہ ایک طویل روایت ہے۔متعدد کتب احادیث میں مروی ہے۔اس حدیث کے دو حصے اور ہیں لیکن اس کا پہلا حصہ خاص رمضان سے متعلق ہے۔اس لیے یہاں اس کو ذکر کیا۔

قابل غور بات یہ ہے کہ رمضان المبارک تو اللہ رب العالمین کا عطیہ ہے لیکن اس عطیہ سے بہرہ مند ہونے کی ذمہ داری خود انسان کی ہے۔یعنی انسان کو کوشش کر کے اس ماہ مبارک میں اپنی مغفرت کو یقینی بنانے کی جدوجہد کرنی چاہیے۔ ہر شخص کو اپنے طور پر ہر ممکن طریقہ اختیار کرنا چاہیے تاکہ اس کی مغفرت کی شکل پیدا ہو سکے۔اس نقطۂ نظر سے رمضان المبارک کی مبارک ساعات کو بہت احتیاط اور پورے دھیان سے گزارنے کی ضرورت ہے۔

ہماری خوش نصیبی: بلاشبہ ہماری یہ خوش نصیبی ہے کہ رمضان کا بابرکت مہینہ ایک دفعہ پھر ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔ایسا مہینہ کہ جس کے ایک ایک پل میں اللہ تعالیٰ کی رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے۔جو انسان بھی اس ماہ مبارک کا دل میں ادب رکھتا ہے۔اس کے روزے رکھتا ہے، گناہوں سے بچتا ہے اور عبادات کا اہتمام کرتا ہے۔اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور جنت کے اعلیٰ درجات حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

بزرگی کا معیار: سلف صالحین کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ جب وہ کسی کی بزرگی کا تذکرہ کرتے تو یوں کہتے کہ فلاں آدمی تو بہت بزرگ آدمی ہے اور دلیل یہ دیتے تھے کہ اس نے تو اپنی زندگی کے اتنے رمضان گزارے ہیں۔ ان کے نزدیک بزرگی کا یہ پیمانہ تھا۔ بزرگی اور ترقی درجات کا اندازہ لگانے کا یہ معیار تھا کہ فلاں انسان زندگی کے اتنے رمضان المبارک گزار چکا اب اس کے درجے کو تو ہم نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ اکبر۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترغیب: ایک مرتبہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے رمضان المبارک کی آمد پر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا: تمہارے اوپر ایک برکتوں والا مہینہ آیا ہے، اس میں اللہ رب العزت تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے اور تم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے، تمہاری خطاؤں کو معاف کرتا ہے، دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔اور فرمایا کہ يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى تَنَافُسِكُمْ فِيْهِ (اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے تنافس کو دیکھتا ہے) (رواہ الطبرانی)

تنافس کہتے ہیں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کو، کسی بات میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے کو۔تو گویا اللہ کے رسول نے ہمیں اس بات کی ترغیب دی کہ ہم رمضان المبارک کے مہینے میں نیک اعمال اور عبادات میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اس لئے اس مہینے میں ہر بندہ یہ کوشش کرے کہ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے والا بن جاؤں، جیسے کلاس میں امتحان ہوتا ہے تو ہر بچے کی کوشش ہوتی ہے کہ میں فرسٹ آجاؤں، اسی طرح رمضان المبارک میں ہماری کوشش یہ ہو کہ ہم زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے والے بن جائیں۔

رمضان المبارک میں معمولات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جب بھی رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال میں تین باتوں کا اضافہ محسوس کرتے۔

پہلی بات...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت میں بہت زیادہ کوشش اور جستجو فرمایا کرتے تھے، حالانکہ آپ کے عام دنوں کی عبادت بھی ایسی تھی کہ "حَتّٰى يَتَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ" یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں قدم مبارک متورم ہو جایا کرتے تھے۔تاہم رمضان المبارک میں آپ کی یہ عبادت پہلے سے بھی زیادہ ہو جایا کرتی تھی۔

دوسری بات...... آپ اللہ رب العزت کے راستے میں خوب خرچ فرماتے تھے۔اپنے ہاتھوں کو بہت کھول دیتے تھے۔یعنی بہت کھلے دل کے ساتھ صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

تیسری بات...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناجات میں بہت ہی زیادہ گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے۔

ان تین باتوں میں رمضان المبارک کے اندر تبدیلی معلوم ہوا کرتی تھی۔عبادت کے اندر جستجو زیادہ کرنا، اللہ رب العزت کے راستے میں زیادہ خرچ کرنا اور دعاؤں کے اندر گریہ وزاری زیادہ کرنا۔

ہم رمضان کیسے گزاریں: اب ہم اگر نیکیوں کے اس سیزن سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں...... روٹھے ہوئے رب کو منانا چاہتے ہیں...... اپنی بگڑی بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں چند چیزوں کا خاص طور پر اہتمام کریں۔ان کی وجہ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے فیوضات و برکات سے مالا مال کر دے گا۔

(۱) روزے کی حفاظت: ہمیں چاہیے کہ ہم روزہ رکھیں تو پورے آداب وشرائط کے ساتھ رکھیں۔روزے میں کھانے پینے اور جماع کی پابندی تو ہے ہی۔اس بات کی بھی پابندی ہو کہ جسم کے کسی عضو سے کوئی گناہ نہ ہو۔روزے دار آدمی کی آنکھ بھی روزہ دار ہو، زبان بھی روزدار ہو، کان بھی روزے دار ہوں، شرمگاہ بھی روزہ دار ہو، دل ودماغ بھی روزہ دار ہوں۔اس طرح ہم سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک روزہ دار بن جائیں۔اسی لیے حدیث شریف میں آیا: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا [روزہ آدمی کیلئے ڈھال ہے جب تک وہ اسے پھاڑ نہ دے]

ڈھال سے مراد یہ ہے کہ روزہ انسان کے لیے شیطان سے حفاظت کا کام کرتا ہے۔کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔

اسی طرح ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَ الْعَطَشُ [کتنے لوگ ہیں جن کو روزے سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ نہیں ملتا] کیوں؟...... اس لیے کہ اس نے روزہ بھی رکھا اور فلمی گانے بھی سنے۔روزہ بھی رکھا اور بازار میں جاتے ہوئے غیر محرم کا نظارہ بھی کیا، روزہ بھی رکھا اور لوگوں پہ بہتان لگائے، جھوٹ بولا، دھوکا دیا، تو ایسا روزہ اللہ کے یہاں اجر نہیں پاتا۔ یہ تو صرف ریاکاری کر رہا ہے۔روزے کی حقیقت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔اسی لیے حدیث پاک میں آیا ہے کہ لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ اِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ [کہ روزہ کھانے اور پینے سے بچنے کا ہی نام نہیں بلکہ روزہ تو لغو اور فحش کاموں سے بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔]

اسی طرح ایک اور جگہ پر روزہ داروں کے متعلق فرمایا: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّضَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔ [جو بندہ جھوٹ اور اپنے عمل کے کھوٹ کو نہیں چھوڑتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی پرواہ نہیں]

کہ ویسے تو روزہ دار ہیں اور کم تول رہے ہیں، ملاوٹ کر رہے ہیں، رشوت لے رہے ہیں، بہتان لگا رہے ہیں، غیبت کر رہے ہیں، ایسے بندے کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ کو کیا ضرورت۔

(۲) عبادات کی کثرت: ہم رمضان المبارک میں فرض نمازوں کو تکبیر اولیٰ کے ساتھ پابندی سے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ دیگر مسنون اعمال، نفلی عبادات، ذکر واذکار کی کثرت کریں۔عبادت کے ذریعے اپنے جسم کو تھکائیں۔ہمارے جسم دنیا کے کام کاج کے لئے روز تھکتے ہیں زندگی میں کوئی ایسا وقت بھی آئے کہ یہ اللہ کی عبادت کے لئے تھک جایا کریں، کوئی ایسا وقت آئے کہ ہماری آنکھیں نیند کو ترس جائیں۔

(۳) دعاؤں کی کثرت: رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کچھ عطا کرنا چاہتا ہے۔اس لیے اس میں دعاؤں کی کثرت کرنی چاہیے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ وَ اِنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ دَعْوَةً مُّسْتَجَابَةً [رمضان المبارک میں ہر مسلمان کی ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔] اس لیے اللہ کے آگے رو رو کر دعائیں کرنی چاہیے نہ معلوم کون سی گھڑی میں دعا قبول ہو جائے۔تہجد کا وقت قبولیت دعا کا خاص وقت ہے۔لہٰذا سحری سے پہلے تہجد کے نوافل پڑھ کر اللہ کے آگے گریہ و زاری کی جائے اور اپنی تمام حاجات اللہ کے سامنے پیش کی جائیں۔اللہ کو منایا جائے۔

احادیث میں افطار کے وقت روزہ دار کی دعائیں قبول ہوتی ہیں فرمایا گیا ہے، جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے "تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی دعا، تیسرے مظلوم کی دعا۔"

اس لیے افطار کے وقت دعاؤں کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے۔ایک بات پر غور کیجئے کہ بالفرض اللہ تعالیٰ کا کوئی بہت ہی نیک اور برگزیدہ بندہ ہو اور وہ آدمی آپ کو کسی وقت بتا دے کہ ابھی مجھے خواب کے ذریعے بشارت ملی ہے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے، تم جو کچھ مانگ سکتے ہو، اللہ رب العزت سے مانگ لو۔ اگر وہ آپ کو بتائے تو آپ کیسے دعا مانگیں گے؟ بڑی عاجزی وانکساری کے ساتھ رو رو کر اللہ رب العزت سے سب کچھ مانگیں گے کیونکہ دل میں یہ استحضار ہوگا کہ اللہ کے ایک ولی نے ہمیں بتا دیا ہے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔ جب ایک ولی بتائے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے تو ہم اتنے شوق کے ساتھ دعا مانگیں گے اب ذرا سوچئے کہ ولیوں اور نبیوں کے سردار، اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار آدمی کی افطار کے وقت اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرماتا ہے تو ہمیں افطار کے وقت کتنے شوق اور لجاجت سے اور پر امید ہو کر اللہ رب العزت سے دعائیں مانگنی چاہیے؟

ہونا یہ چاہیے کہ وہ جو افطاری کا آخری آدھا گھنٹہ ہے اس آدھے گھنٹے میں خوب توجہ الی اللہ کے ساتھ بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجات بیان کریں اور اپنی دنیا و آخرت کی اور جان وایمان کی سلامتی کی دعائیں کریں۔

ویسے بھی دستور یہ ہے کہ اگر آپ کسی آدمی کو مزدوری کے لیے اپنے گھر لائیں اور وہ سارا دن پسینہ بہائے اور شام کے وقت گھر جاتے ہوئے آپ سے مزدوری مانگے تو آپ اس کی مزدوری کبھی نہیں روکیں گے، حالانکہ ہمارے اندر کتنی خامیاں ہیں۔بغض ہے، کینہ ہے، حسد ہے، بخل ہے، لیکن جو ہمارے اندر تھوڑی سی شرافت نفس ہے وہ اس بات کو گوارا نہیں کرتی کہ جس بندے نے سارا دن محنت کی ہے ہم اس کو شام کے وقت مزدوری دیئے بغیر خالی بھیج دیں۔ اگر ہمارا دل یہ نہیں چاہتا تو جس بندے نے اللہ کے لئے بھوک اور پیاس برداشت کی اور افطاری کے وقت اس کا مزدوری لینے کا وقت آئے تو کیا اللہ تعالیٰ بغیر مزدوری دیئے اس کو چھوڑ دے گا۔ ہرگز نہیں۔ اس لیے صدق یقین کے ساتھ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

حدیث شریف میں اس بات کی ترغیب آئی ہے کہ رمضان شریف میں استغفار کی کثرت کریں، جنت کو طلب کریں اور جہنم سے پناہ مانگیں۔لہٰذا اپنی دعاؤں میں ان تینوں چیزوں کو بار بار مانگیں۔ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ بامراد فرمائے گا۔

(۴) تلاوت قرآن مجید کی کثرت: رمضان المبارک کو قرآن پاک سے خاص نسبت ہی کیونکہ قرآن مجید اسی مہینے میں نازل کیا گیا۔شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا) (البقرة: ۱۸۵)

اس سے پہلے بھی جتنی آسمانی کتابیں اور صحیفے آئے وہ بھی اسی مہینے میں نازل ہوئے۔معلوم ہوا کہ اس مہینے کو کلام الٰہی سے خاص نسبت ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک اس مہینے میں کثرت سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔روایات میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ پورے قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے۔اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر آج تک یہ روایت چلی آرہی ہے کہ اس ماہ قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کی جاتی ہے۔ ہمارے بہت سے اکابر اس ماہ میں ایک دن میں ایک قرآن پاک اور بعض دو قرآن پاک بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔لہٰذا ہمیں بھی اپنے اکابر کی اتباع میں کثرت تلاوت کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔زیادہ سے زیادہ وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے۔

سلف صالحین کے واقعات: سلف صالحین اس مہینہ کی برکات سے کیسے فائدہ اٹھاتے تھے اس کی چند مثالیں عرض کی جاتی ہیں۔ تاکہ ہمیں بھی اندازہ ہو جائے کہ ہمارے اسلاف یہ مہینہ کیسے گزارتے تھے۔

بزرگانِ دین اور شوقِ تلاوت: (۱) ہمارے امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں مَع عیدُ الفطر ۶۲/ قرآنِ پاک ختم کرتے (دن کو ایک، رات کو ایک، پورے ماہ کی تراویح میں ایک اور عید کے روز ایک)۔[الخیرات الحسان، ص ۵۰]

(۲) حضرت امام شافعی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه ماہِ رَمَضان میں ۶۰/ قرآنِ پاک ختم کرتے تھے اور سب نماز میں ختم کرتے۔[حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۹/ ۱۴۲، رقم: ۱۳۴۲۶]

(۳) حضرت اسود بن یزید رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه رَمَضانُ الْمُبارَک کی ہر دو راتوں میں پورا قرآن پڑھتے اور صرف مغرب وعشاء کے درمیان آرام فرماتے تھے اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے علاوہ ۶/ راتوں میں ایک ختمِ قرآن کر لیا کرتے تھے۔[طبقات ابن سعد، رقم: ۱۹۷۶، اسود بن یزید، ۶/ ۱۳۶ بتغییر قلیل۔حلیۃ الاولیاء، اسود بن یزید، ۲/ ۱۲۰، رقم: ۱۶۵۲]

(۴) حضرت امام مالک اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے بارے میں بھی کتابوں میں یہ درج ہے کہ یہ دونوں حضرات بھی رمضان المبارک میں اپنی دیگر مصروفیات کو ترک کر کے اپنے اکثر اوقات تلاوت قرآن میں گذارتے تھے۔

تلاش وتحقیق کرنے پر سیکڑوں ایسے واقعات اکابر واسلاف کے ملتے ہیں جن کا رمضان المبارک کے پاک مہینے کا نزول ہوتے ہی عبادت و ریاضت میں کثرت ہو جاتی، عام معمولات زندگی کو ترک کر کے اس خاص اور بابرکت مہینے کا پورا پورا لطف اٹھاتے۔

یہ ہے ہمارے کچھ بزرگوں کے رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کا شوق و ذوق، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان بزرگان دین کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے حتی الامکان تلاوت قرآن پاک زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔

یاد رکھنا چاہیے کہ بزرگوں کے یہ واقعات کوئی خواب نہیں بلکہ حقیقت ہیں اور محض کرامت نہیں بلکہ نفس واقعہ ہیں، اکابر کے معمولات اس وجہ سے نہیں لکھے جاتے کہ سرسری نگاہ سے ان کو پڑھ لیا جائے، یا کوئی تفریحی فقرہ ان کو کہہ دیا جائے، بلکہ اس لئے لکھے اور بتائے جاتے ہیں کہ اپنی ہمت کے موافق ان کا اتباع کیا جائے، اور حتی الوسع پورا کرنے کا اہتمام کیا جائے کہ ان حضرات کے افعال واقوال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو جامع کمالات کا سچا مصداق ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے مختلف احوال کا پرتو ہیں۔

(۵) صدقہ وخیرات کی کثرت: رمضان المبارک کا ایک بڑا اور اہم عمل زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کرنا ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھلائی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے، آپ کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی "آپ کی سخاوت ماہ رمضان میں اتنی زیادہ اور عام ہوتی جیسے تیز ہوا ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ" (مفہوم حدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے صدقہ وخیرات کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، صدقہ وخیرات کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے فقراء ومساکین، یتامیٰ وبیوگان اور معاشرے کے معذور اور بے سہارا افراد کی ضروریات پر خرچ کرنا اور ان کی خبر گیری کرنا، بے لباسوں کو لباس پہنانا، بھوکوں کو کھانا فراہم کرنا، بیماروں کا علاج ومعالجہ کرنا وکرانا، یتیموں وبیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی سرپرستی اور دیکھ ریکھ کرنا، معذوروں وکمزوروں کا سہارا بننا، مقروضوں کو قرض کے بوجھ سے نجات دلانا اور اس طرح کے دیگر ضرورت مند افراد کے ساتھ تعاون و ہمدردی کرنا۔

(۶) رمضان المبارک کا احترام کریں اور اس کی بے حرمتی سے بچیں: شعائر اسلام، مذہبی ودینی علامات اور نیکی وبھلائی کی قدر اور احترام کرنا اور ان کی عظمت وحرمت کو گلے سے لگانا جس طرح نیکی اور سعادت مندی کی علامت ہے اسی طرح ان چیزوں کی ناقدری اور بے حرمتی کرنا انتہائی شقاوت وبدبختی کی بات ہے، رمضان المبارک کی عزت وتوقیر پر جہاں ڈھیروں نیکیاں ملتی ہیں وہیں اس کی بے حرمتی کرنے پر دردناک عذاب کا تذکرہ کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ "جس نے اس ماہ مبارک میں کوئی نشہ آور چیز پی یا کسی مومن پر بہتان باندھا یا اس میں گناہ کیا تو اللہ رب العزت اس کے ایک سال کے اعمال برباد فرما دے گا، پس تم ماہ رمضان میں کوتاہی کرنے سے ڈرو، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، اللہ عزّوجل نے تمہارے لیے گیارہ مہینے کر دیے کہ ان میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو اور لذت حاصل کرو اور اپنے لیے ایک مہینہ خاص کر لیا پس تم ماہ رمضان کے معاملہ میں ڈرو۔[رمضان کے تیس اسباق ص/۳۱ بحوالہ: المعجم الاوسط ج/۲ ص/۴۱۴]

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "میری امت ذلیل ورسوا نہ ہوگی جب تک رمضان کا حق ادا کرتی رہے گی، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! رمضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل ورسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا: اس ماہ میں ان کا حرام کاموں کو کرنا، پھر فرمایا جس نے اس ماہ میں زنا کیا یا شراب پی تو اگلے رمضان المبارک تک اللہ رب العزت اور جتنے فرشتے ہیں سب اس پر لعنت کرتے ہیں، پس اگر یہ شخص اگلے رمضان کو پانے سے پہلے مرگیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے گی، پس تم ماہ رمضان کے معاملے میں ڈرو، کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے اعتبار سے نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا معاملہ بھی ہے۔[ایضاً ص/۳۲ بحوالہ: المعجم الصغیر للطبرانی ج/۵ ص/۶۰]

حاصل کلام یہ ہے کہ ماہ رمضان المبارک کا احترام ہم سبھی مسلمانوں کے لیے بہت ہی ضروری ہے اور رمضان کے احترام کا مطلب یہ ہے کہ اس میں گناہوں سے بچا جائے، جھوٹ، غیبت وچغلی اور بدکلامی سے اپنے آپ کو بچایا جائے، جملہ منہیات شرعیہ سے بچتے ہوئے اوامر پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جائے کیونکہ صرف کھانا پینا بند کر دینے کو رمضان کا کامل احترام نہیں کہا جا سکتا، رمضان کے اصل مقصد کو حاصل کرنا ہی اصل میں رمضان کا احترام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے احترام اور روزوں کی پابندی اور حفاظت کی توفیق بخشے، اور رمضان کے احترام کے ساتھ اس کی بے حرمتی سے بچائے۔آمین ثم آمین

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 41 DATE: 03 April to 09 April 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

رمضان المبارک اور نظامِ زندگی

قومی وقار کیلئے ماضی کی شاندار روایات تازہ کریں

غلام مصطفی رضوی

بہاروں کی صبح تازہ پیشِ نظر ہے۔ موسمِ بہارِ رمضان، ہم میں موجود ہے۔ ماہِ رمضان المبارک ہر سال آتا ہے۔ ایمان کو تازگی عطا کرتا ہے۔ قلب کو نور اور نگاہ کو سُرور عطا کرتا ہے۔ اسلام سے رشتہ و تعلق۔ پختہ کرتا ہے۔ نعمتوں سے دامنِ اُمید بھر دیتا ہے۔ غریب و امیر ہر ایک کو۔ ایک دوسرے سے قریب کرنے کا موجب بنتا ہے۔ پھر اپنی تمام تر رحمتیں لُٹاتا ہوا رُخصت ہوجاتا ہے۔ اِس طرح تربیت کا مکمل نظام ہے ماہِ صیام، جس کا مقصد بقیہ سال کے گیارہ ماہ کے لیے بنیاد فراہم کرنا ہے۔ اور یوں پورے سال اسلامی طرزِ عمل اختیار کرنے کا ذہن ملتا ہے۔

ہم اسلام کے ماننے والے ہیں۔ لیکن ہمارے عادات، اطوار، طریقے، لباس، بودوباش، طرزِ حیات، تمدن سب اغیار کی طرح ہوتے چلے جارہے ہیں، الا ماشاءاللہ۔ اس سلسلے میں ہمیں غور کرنا چاہیے کہ:

[۱] کیا ہم اپنے شان دار ماضی کی روایات کے مطابق چل رہے ہیں؟ جو ہماری سوسائٹی کی پہچان تھی۔ جن روایات نے ہمیں سارے جہان میں دیانت دار، ایمان دار، با اُصول، انسانیت نواز، نجات دہندہ اور اعلیٰ اخلاق کے حامل کے بطور متعارف کرایا تھا۔ جہاں بانی کا منصب اسلامی طرزِ حیات سے ملا۔

[۲] ہم اسلامی احکام پر جب تک عمل پیرا تھے؛ ہمارا تبلیغی مشن اغیار میں کامیاب تھا۔ مشرک و کافر داخلِ اسلام ہوجاتے تھے۔ افسوس! آج ایسے کردار دکھائی نہیں دیتے۔ گرچہ بعض مثالی شخصیات ایسی گزری ہیں جن کے نقوش آج بھی تازہ ہیں۔ ان میں حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نمایاں ہیں؛ جن کے دستِ مبارک پر جہان بھر میں کثرت سے حاملینِ شرک و کفر توبہ کرتے تھے اور داخلِ اسلام ہوجایا کرتے تھے۔ ہمیں اس ماہِ صیام میں ایسے ہی کردار کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ جس سے ہمارے ماضی کی شان دار یادیں تازہ ہو جائیں۔ اور مستقبل کی تاباں لکیریں کھینچی جاسکے۔

[۳] حقوق کی پاس داری کے ضمن میں بھی ہم بہت پچھڑے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ ان سے غافل ہیں۔ غور کریں! کہ کیا ہم نے کسی سے قرض لیا ہے، کسی کا مالِ ناحق کھایا ہے؟ اگر ہاں تو اسے لوٹا دیں، کسی کا ترکہ ذمہ ہو تو اس کی شرعی طریقے سے ادائیگی کریں۔ کسی کا کچھ مال ذمہ ہو تو اسے بھی دے دیں۔

[۴] ہر یتیم کو اپنا سمجھیں، ہر بیوہ سے ہمدردی کریں، ہر مصیبت زدہ مسلمان کو اپنا بھائی سمجھیں، ہر گرفتارِ رنج و الم کی ڈھارس بندھائیں۔ جو قید و بند کی صعوبتوں میں بلا وجہ مبتلا ہیں ان کی رہائی کی دُعائیں کریں۔

[۵] اپنے معاشرے میں ایسے افراد تلاش کریں؛ جو مفلوک الحال و بے روزگار ہیں؛ انھیں زکوٰۃ کی مد میں رزقِ حلال سے منسلک کریں اس طرح دو فائدہ ہوگا: زکوٰۃ کی ادائیگی ہوجائے گی اور بے روزگار کی کفالت بھی ہوگی۔

[۶] نمازوں کی پابندی کا مزاج بعد کو بھی قائم رکھیں تاکہ موسمِ تربیت کا تربیتی تسلسل باقی رہے۔

[۷] مغربی کلچر کے زیرِ اثر ایک بڑا طبقہ علما سے دور ہے؛ ماہِ رمضان میں دین سے قربت کا نتیجہ ہے کہ لوگ علما و ائمہ سے قریب ہوجاتے ہیں اس قربت کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی کو علما کی صحبت میں رہ کر گزاریں۔ ان کی رہنمائی حاصل کریں، ان کی رہبری میں زندگی بسر کریں۔

[۸] دین کے فیصلوں کو دنیوی مفادات پر ترجیح دیں، شریعت کے مطابق زندگی گزاریں۔

[۹] ایسے معاملات جن میں خاص طور پر لادینی حکومت دخل انداز ہوتی ہے؛ ان پر توجہ کے ساتھ شرعی فیصلوں کے مطابق عمل کا ماحول بنائیں۔ بلکہ ہر معاملہ شرعی دائرہ میں قبول وحل کریں تاکہ کورٹوں میں جو رقم برباد ہوئی جاتی ہے وہ بچ سکے اور معاشی ترقی کی راہ ہموار ہو۔

[۱۰] عمائدین، علما و داعیانِ کرام کی ذمہ داری ہے کہ اچھے برے حالات میں صبر و شکر سے چلنے کا پیغام دیں۔ اس لیے کہ دن بہ دن خودکشی کے رُجحان نے زندگیوں کو مایوسیوں کی نذر کرنا شروع کیا ہے؛ اس سے بچنے کا واحد حل اسلامی زندگی اپنانا ہے۔ اور مایوسی کے اندھیروں سے نکل کر اُمیدوں کے اُجالے میں آنا ہے۔ خودکشی کی وجہ بھی دین سے دوری ہی ہے۔

یہ چند پہلو قلم برداشتہ ذکر کیے گئے جن پر عمل کر کے ہم اپنے ماحول کو خوش گوار بنا سکتے ہیں اور ماہِ رمضان المبارک کے برکات و ثمرات سے پورے سال فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزہ، نماز، عبادات، تراویح، سحر و افطار کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔ عقائد کی درستی کی توفیق دے اور نئی راہوں سے بچائے۔ اسلافِ کرام و اولیائے کرام کی راہ چلائے۔ تربیتی لمحوں کے فیض کو بقیہ دنوں میں بھی عمل کی بزم میں سجانے کی توفیق بخشے۔ اعمالِ صالح کی دعوت اور فکرِ نافع کی ترسیل کی سعادت دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆☆☆

رمضان کے ایک روزہ کی اہمیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص رمضان کا ایک روزہ بھی بلا عذر شرعی (سفر اور مرض کے بغیر) چھوڑ دے، پھر مدت العمر اس کی تلافی کیلئے روزے رکھے، تب بھی ایک روزے کی کمی پوری نہ ہوگی (ترمذی، ابوداود)

بقیہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضور اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے مبارک کندھے پر اپنا رخسار رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”کیا جی بھر گیا ہے؟ کیا جی بھر گیا ہے؟“ تو مَیں آپ ﷺ سے یہی کہتی کہ جی نہیں مَیں دیکھنا چاہتی ہوں اور میرا یہ کہنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ مجھے اور دیکھنے کا شوق تھا بلکہ مَیں تو نبیِ کریم ﷺ کے دل میں اپنی محبت اور اپنے مرتبے کا اندازہ لگانا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے یہاں میرا کیا درجہ ہے؟ یہاں تک کہ آپ پر تھکن کے آثار ہوئے۔ اتنے میں اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گذر ہوا تو ان کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے مجمع اِدھر اُدھر ہوگیا تو نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا: ”مَیں جنوں اور انسانوں کے شیطانوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ”عمر“ (رضی اللہ عنہ کے رعب و ہیبت) سے ڈر کر بھاگ رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوٹ آئیں۔ (ترمذی شریف)

محدثین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ نبیِ کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ جنوں اور انسانوں کے شیطانوں کو دیکھ رہا ہوں یہ گویا اس اعتبار سے تھا کہ وہ ایک لہو و لعب کی صورت تھی اور ممکن ہے اس میں کوئی ناپسندیدہ چیز بھی ہو لیکن اُس کھیل میں کوئی حرام کام ہرگز نہیں تھا ورنہ رسولِ کریم ﷺ کیسے اسے دیکھتے اور کیسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دکھا سکتے تھے؟“

نبیِ کریم ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دوڑ لگانا

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ایک دفعہ ایک غزوہ کے موقع پر سفر میں مَیں نبیِ کریم ﷺ کے ساتھ تھی۔ میری عمر اس وقت چھوٹی تھی اور میرا بدن ہلکا پھلکا تھا۔ نبیِ کریم ﷺ تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کو حکم دیا کہ وہ آگے چلے جائیں، وہ سب آگے چلے گئے پھر نبیِ کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: ’آؤ آپس میں دوڑ لگائیں، دیکھیں کون دوڑ میں آگے نکلتا ہے؟“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ”مَیں نے نبیِ کریم ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی۔ مَیں دُبلی پتلی تھی اس لیے دوڑ میں مَیں آپ ﷺ سے آگے نکل گئی۔ لیکن اس موقع پر نبیِ کریم ﷺ خاموش ہوگئے۔ کچھ عرصہ بعد پھر اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ میں فربہ ہوگئی اور وہ واقعہ بھول گئی تھی۔ ایک مرتبہ سفر میں نبیِ کریم ﷺ کے ساتھ تھی۔ آپ ﷺ نے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا تم آگے چلے جاؤ۔ وہ سب آگے چلے گئے تو نبیِ کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ’آؤ دوڑ لگائیں اور دیکھیں کہ کون آگے نکلتا ہے۔‘ چناں چہ اِس مرتبہ نبیِ کریم ﷺ آگے نکل گئے۔ آپ مسکرانے لگے اور فرمایا: ”اے عائشہ! یہ اس دن کا جواب اور بدلہ ہے۔“

☆☆☆☆☆

روزہ برائے حصولِ تقویٰ

صوم اور روزہ کی حکمت اور فائدے بتاتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا: ”لعلکم تتقون“ (البقرہ:۱۸۳) یعنی روزے رکھنے سے نفس کے تقاضوں پر زَد پڑیگی، تو تم متقی بن جاؤ گے، کیونکہ تقوی، صغیرہ و کبیرہ اور ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کا نام ہے، آیت کریمہ میں بتایا کہ روزہ کی فرضیت تقوی حاصل کرنے کے لئے ہے، بات یہ ہے کہ انسان کے اندر بہیمیت اور حیوانیت کے جذبات ہیں، نیز نفسانی خواہشات ساتھ لگی ہوئی ہیں جن سے نفس کا ابھار و میلان معاصی کی طرف ہوتا رہتا ہے، روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے بہیمیت کے جذبات کمزور ہوجاتے ہیں، نفس کا ابھار کم ہوجاتا ہے اور شہوات ولذات کی امنگ گھٹ جاتی ہے، پورے رمضان کے روزے رکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے، ایک مہینہ دن میں کھانے پینے اور جنسی تعلقات کے تقاضوں پر عمل کرنے سے اگر باز رہے، تو باطن کے اندر ایک نکھار اور نفس کے اندر سدھار پیدا ہوجائیگا۔ اگر کوئی شخص رمضان کے روزے ان احکام و آداب کی روشنی میں رکھ لے جو احادیث میں وارد ہوتے ہیں تو واقعۃً نفس کا تزکیہ ہوجاتا ہے۔ جو گناہ انسان سے سرزد ہوتے رہتے ہیں، ان میں سب سے زیادہ دو چیزیں گناہ کا باعث بنتی ہیں، ایک منہ، دوسری شرمگاہ، حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ کون سی چیز دوزخ میں داخل کرنے کا ذریعہ بنے گی، آپ ﷺ نے جواب دیا: ”الفم والفرج“، یعنی منہ اور شرمگاہ۔ (ان دونوں کو دوزخ میں داخل کرانے میں زیادہ دخل ہے) روزہ میں منہ اور شرمگاہ دونوں پر پابندی ہوتی ہے، مذکورہ دونوں راہوں سے جو گناہ ہو سکتے ہیں روزہ ان سے باز رکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے، اسی لئے تو ایک حدیث میں فرمایا کہ: ”الصیام جُنّة“ یعنی روزہ ڈھال ہے (گناہ سے اور آتش دوزخ سے بچاتا ہے) (بخاری ۲۵۴/ج۱) اگر روزہ کو پورے اہتمام اور احکام و آداب کی مکمل رعایت کے ساتھ پورا کیا جائے، تو بلاشبہ گناہوں سے محفوظ رہنا آسان ہوجاتا ہے، خاصکر روزہ کے وقت بھی اور اس کے بعد بھی۔

لیکن اگر کسی نے روزہ کے آداب کا خیال نہ کیا، روزہ کی نیّت کرلی، کھانے پینے اور خواہشات نفسانی سے باز رہا، مگر حرام کمایا اور غیبت کرتا رہا، تو اس سے فرض تو ادا ہوجائے گا، مگر روزہ کی برکات وثمرات سے محرومی رہے گی، جیسا کہ سنن نسائی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”الصیام جنة مالم یخرقها“ یعنی روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: ”من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه“ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹی بات اور غلط کام نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ روزہ دار صرف کھانا پینا ترک کرے۔ (بخاری، ج:۱/۲۵۵)۔

لہٰذا، متقی، ولی اللہ، صالح، نیکوکار اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ اگر کوئی بننا چاہے، تو وہ رمضان المبارک کے یہ صیام وقیام بطور ایک تربیتی کورس انتہائی نظم وضبط اور آداب واحترامات کے ساتھ بجالائے، اسی سے تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پہنچنا ممکن ہے۔

مسواک کرنا سنت رسول ﷺ ہے، رمضان المبارک میں خاص طور پر اس کا استعمال بڑھ جاتا ہے

سائنس و ٹیکنالوجی مسواک کا استعمال، سنت... مسواک کا استعمال، سنت نبوی بھی وسیلہ تندرستی بھی اسلامی طرز زندگی میں مسواک کی خاص اہمیت ہے اس کے روزانہ استعمال سے نہ صرف دانت صاف رہتے ہیں اور سانس میں ایک خوش گوار مہک پیدا ہوجاتی ہے مسواک کا استعمال، سنت نبوی بھی وسیلہ تندرستی بھی مسواک کرنا سنت رسول ﷺ ہے، رمضان المبارک میں خاص طور پر اس کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے دنیا میں کوئی چیز بے کار پیدا نہیں کی، مسواک بھی بظاہر بے قدر و قیمت نظر آتی ہے، لیکن یہ چھوٹی سی چیز افادیت کے اعتبار سے بڑی بڑی چیزوں پر بھاری ہے۔ اسلامی طرز زندگی میں مسواک کی خاص اہمیت ہے، اس کے روزانہ استعمال سے نہ صرف دانت صاف رہتے ہیں اور سانس میں ایک خوش گوار مہک پیدا ہوجاتی ہے بلکہ یہ منہ کی پاکیزگی، سنت رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ ”ایک نماز جو مسواک کر کے وضو کر کے پڑھی جائے، وہ ان ستر نمازوں سے زیادہ بہتر ہے جو بغیر مسواک کی پڑھی جائیں“ حدیث نبوی ﷺ کے مطابق مسواک کی ایک خصوصیت یہ ہے بھی ہے کہ موت کے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہوتا ہے۔ جدید سائنس نے بھی مسواک کی افادیت کا اعتراف کیا ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ مسواک کے استعمال سے نہ صرف دماغ اور آنکھیں تیز ہوتی ہیں بلکہ اطمینانِ قلب، مسوڑھوں کی مضبوطی اور کھانا ہضم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ڈینٹل اسپیشلسٹ ڈاکٹر فہیم انور کا کہنا ہے کہ آپ بار بار اس کو صاف کرتے ہیں تو منہ کی بد بو ختم ہوجاتی ہے منہ کے اندر جو جراثیم ہوتے ہیں وہ ختم ہوجاتے ہیں انضائمز ہوتے ہیں، مسواک کرنے سے ایک اور چیز جو سامنے آئی ہے اس سے دماغ اور آنکھیں دونوں تیز ہوتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق مسواک میں کیلشیم اور فاسفورس سمیت ۳۲/ اقسام کے صحت بخش اجزاء ہوتے ہیں۔ مسواک نہ صرف قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے بلکہ منہ کو کینسر سمیت کئی خطرناک بیماریوں سے بھی محفوظ رکھتی ہے

☆☆ان دعاؤں کو روز پڑھا کریں☆☆

اَللّٰھُمَّ فَقِّھْنِیْ فِی الدِّیْنِ

اے اللہ مجھے دین کی سمجھ عطا فرما (بخاری)

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

اے اللہ میرے حساب کو آسان فرما دے (مستدرک حاکم)

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ

اے دِلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ

یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِیْ عَلٰی طَاعَتِكَ

اے دِلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنی اطاعت پر پھیر دے

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

اے اللہ میرے دل میں ہدایت ڈال دے اور مجھے میرے نفس کی برائی سے بچا (ترمذی)

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

اے اللہ موت کی سختیوں اور اُس سے طاری ہونے والی بے ہوشیوں میں میری مدد فرما (ترمذی)

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ تو معاف کرنے والا، کرم کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے سو میرے گناہ معاف کردے (ترمذی)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

اے اللہ بے شک میں تجھ سے ہدایت پرہیزگاری عفت اور لوگوں سے بے پرواہی مانگتا ہوں (مسلم)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں (مشکوٰۃ)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ

اے اللہ مجھ پر میرے بڑھاپے اور میری عمر کے ختم ہونے تک اپنا رزق کشادہ رکھنا (الحاکم)

اَللّٰھُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اے اللہ میری کفایت کر اپنے حلال کردہ کے ساتھ، اپنے حرام کردہ سے بچا کر میری کفایت کر اور مجھے اپنے فضل سے اپنے سوا ہر کسی سے بے پرواہ کردے (ترمذی)

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ

اے اللہ جو تو نے مجھے سکھایا ہے اس کے ساتھ مجھے نفع دے اور مجھے سکھا جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں اضافہ کر (ابن ماجہ)

اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ

اے اللہ ہماری زندگیوں کو ایمان کی زینت سے مزین فرما

اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّةَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ

اے اللہ موت کے وقت ہمیں ایمان کی حجت نصیب فرما

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا دَآئِمًا

اے اللہ ہم تجھ سے دائمی کا سوال کرتے ہیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا لَا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ فِیْ اَعْلٰی جَنَّةِ الْخُلْدِ

اے اللہ ہم تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتے ہیں جو اپنی جگہ سے نہ ہٹے اور ہمیشہ کی رہنے والی نعمتوں اور جنت الخلد میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتے

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ

اے اللہ ہمیں ایمان کی محبت نصیب فرما

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ

اے اللہ موت کے وقت ہمارے ایمان لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو ثابت رکھ

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا

اے اللہ ہمارے ایمان کو بڑھا دے جب ہم پر قرآن کی آیات تلاوت کی جائیں ہمارا ایمان مزید بڑھ جائے اے اللہ ہمارے ایمان اور یقین کو بڑھا دے